فضائل درود وسلام

فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

تاریخ اسلام میں درود وسلام کے موضوع پر پہلی مستقل تصنیف
فضل صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درود وسلام کی فضیلت

تصنیف

امام اسمعیل بن اسحاق القاضی

۱۹۹ ۲۸۲

مترجم مولانا عباس رضوی

کتاب اور مصنّفِ کتاب

مفتی محمد خاں قادری

نام : حافظ الحدیث شیخ الاسلام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق القاضی مالکی۔

ولادت : ۱۹۹ھ وصال : ۲۸۲ھ

جبکہ امام بخاری کی ولادت ۱۹۴ھ اور وصال ۲۵۶ھ ہے۔

منصبِ قضا : بغداد میں سکونت پذیر رہے اور چالیس سال تک منصبِ قضا پر فائز رہے۔

علمی مقام : علوم قرآن، حدیث اور فقہ کے ساتھ ساتھ علوم عربیہ میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ ان کے بارے میں مبرد کا قول ہے :

ھو اعلم بالتعریب منی	وہ علوم عربیہ میں مجھ سے زیادہ فاضل تھے۔

امام بخاری کے ہمعصر اور ہم شیخ : یاد رہے کہ ان کے اساتذہ کے اسماء میں شیخ علی بن المدینی کا نام بھی ہے اور یہ امام بخاری کے حدیث میں استاذ ہیں۔ گویا شیخ اسماعیل القاضی اور شیخ محمد بن اسماعیل بخاری دونوں حدیث میں ایک ہی استاذ کے شاگرد ہیں۔

درود شریف پر پہلی کتاب : تاریخ اسلام میں درود شریف کے موضوع پر مستقل لکھی جانے والی یہ پہلی کتاب ہے اور اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب کے لئے اولین ماخذ ہونے کا درجہ رکھتی ہے۔

شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں ؛

ولعلہ اول مؤلف فی بابہ ولذلك فھو یعتبر من المصادر الاساسیۃ لکل من الف بعدہ مثل ابن القیم فی "جلاء الافھام فی الصلوۃ علی خیر الانام" والحافظ السخاوی فی "القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع" وغیرھما۔

ممکن ہے یہ اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہو، یہی وجہ ہے کہ بعد میں لکھی جانے والی کتب کے لیئے مستند ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ مثلاً ابن القیم نے جلاء الافھام اور سخاوی نے القول البدیع میں اس سے استناد کیا ہے۔

امام سخاوی نے متعدد مقامات پر اس کتاب کا تذکرہ کیا ان میں سے دو مقامات ملاحظہ کیجئے :

(۱) القول البدیع میں حضرت ابومسعود انصاری بدری کے حدیث کے مختلف الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

وعند اسماعیل القاضی فی فضل الصلوۃ لہ من طرق

(الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

امام اسماعیل القاضی نے فضل الصلوۃ علی النبی میں اسے مختلف اسناد سے بیان کیا ہے۔

(۲) کتاب کے خاتمہ میں اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب کا تذکرہ کرتے ہیں اور سب سے پہلی کتاب جس کا ذکر کیا وہ یہی کتاب ہے

فقد صنف فی ھذا الباب جماعۃ کثیرون کاسماعیل القاضی فی کتاب سماہ بفضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (خاتمۃ القول البدیع)

اس موضوع پر بہت سے لوگوں نے لکھا ہے ان میں شیخ اسماعیل القاضی ہیں جن کی کتاب "فضل الصلوۃ علی النبی" ہے۔

یوں تو اس کتاب کی ہر روایت ہی قابل تقلید و عمل ہے تاہم چند روایات نہایت ہی قابل توجہ ہیں۔

۱۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :

ہمارے ہاں بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ السلام علیک ایہا النبی کہنا خلاف شریعت عمل ہے بلکہ بعض تو اسے شرک و بدعت گردانتے ہیں بارہ سو سال پہلے لکھی گئی اس کتاب کی روایت ۸۵ اور ۸۶ پڑھیئے جس میں حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب بھی کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو حضور پر ان کلمات سے صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔

صلی اللہ وملائکتہ علی محمد السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ۔	اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور کی ذات پر درود بھیجیں۔ اے نبی مکرم! آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

۲۔ مزار اقدس کو مس کرنا :

روایت ۱۰۱ میں حضرت نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے واپس مدینہ طیبہ آتے ۔

ثم یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ الیمین علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔	تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنا دایاں ہاتھ مزار اقدس پر رکھتے ۔

۳۔ بوقت حاضری قبلہ کی طرف پشت کرنا :

بعض لوگ جہالت کی وجہ سے محبوب خدا کی بارگاہ میں حاضری کے وقت قبلہ کی طرف پشت کرنے سے روکتے ہیں حالانکہ مذکورہ روایت کا آخری حصہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما :

یستدبر القبلۃ ثم یسلم علی النبی۔ حاضری کے وقت قبلہ کی طرف پشت کرتے اور سلام عرض کرتے۔

ترجمۂ کتاب : اس مبارک کتاب کا ترجمہ علامہ محمد عباس رضوی گوجرانوالے کیا ہے جو نہایت ہی فاضل اور صاحب مطالعہ ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس کتاب پر عربی میں حاشیہ بھی تحریر کیا ہے۔ کوئی صاحب محبت و ثروت اصل عربی مع حاشیہ شائع کر دے تو یہ بڑی خدمت ہوگی۔

محمد خان قادری
جامعہ رحمانیہ شادمان لاہور
۱۱ ذوالحجہ ۱۴۱۴ بروز پیر بعد نماز مغرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللھم صل

علی سیدنا محمد و الہ وسلم۔

حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں درود و سلام کے بارے میں متعدد احادیث ہیں ان میں سے چند کا تذکرہ اس کتاب میں کیا جا رہا ہے۔

۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ابھی ابھی میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا اور اس نے مجھے خبر دی کہ میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالٰی اس پر دس مرتبہ رحمت فرمائے گا۔

۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ،

ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار چھلک رہے تھے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہم آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کا وہ اثر دیکھ رہے ہیں جو پہلے نہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ابھی ایک فرشتہ نے آکر مجھے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ کیا آپ کی رضامندی کے لئے

یہ کافی نہیں کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے میں اس پر دس بار انعام و اکرام کی بارش کر دوں اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام عرض کرے میں اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کر دوں۔

۳۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تبارک و تعالٰی اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے (اس بشارت کے بعد) اب تم چاہو تو زیادہ پڑھو چاہو تو کم۔

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے اور کوئی دوسرا آدمی ایسا نہ تھا جو کہ طہارت کا برتن (لوٹا وغیرہ) لے کر آپ کے ساتھ جاتا (حضرت عمر یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور لوٹا لے کر پیچھے چل پڑے) تو آپ کو ایک حوض کے پاس سر بسجود پایا۔ حضرت عمر ذرا پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ نے سر اقدس سجدہ سے اٹھایا اور فرمایا اے عمر! تم نے اچھا کیا کہ مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ میرے پاس ابھی جبریل امین آئے تھے اور کہا ہے کہ حضور! جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔

۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو میں لوٹا لے کر آپ کے پیچھے چل پڑا میں نے دیکھا کہ آپ فراغت کے بعد حوض کے پاس اللہ کے حضور سجدہ میں ہیں تو میں پیچھے ہٹ گیا جب آپ نے سجدہ سے فارغ ہو کر سر مبارک اٹھایا تو

مجھے فرمایا کہ اے عمر! تُو نے بہتر کیا کہ پیچھے ہٹ گیا۔ جبریل میرے پاس آئے اور کہا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

۶۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اُس پر فرشتے اس وقت تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود شریف بھیجتا رہتا ہے۔ اب اس کی مرضی ہے کہ وہ کم پڑھے یا زیادہ۔

۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سجدہ میں تھے اور آپ نے سجدہ کافی لمبا فرمایا۔ پھر فرمایا میرے پاس جبریل آئے تھے اور کہا ہے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جس نے آپ پر درود بھیجا میں اُس پر رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ پر سلام بھیجے میں اُس پر سلام بھیجتا ہوں تو میں سجدۂ شکر بجالایا۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجا اللہ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

۱۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چار یا پانچ آدمی ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے آقا انہیں مختلف کام سپرد فرماتے۔ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا

تو آپ باہر نکل چکے تھے پس میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ ...... ایک چار دیواری میں داخل ہوئے اور (اللہ کی بارگاہ میں) سربسجود ہو گئے اور سجدے کو بہت لمبا فرما دیا یہاں تک کہ میں غمگین ہو کر رونے لگا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض ہو گئی ہے پس آقا نے اس حال میں سر اٹھایا کہ میں آپ کے لئے پریشان (و مضطرب) تھا۔ آقا نے مجھے اپنے پاس بلایا اور پوچھا تجھے کیا ہوا ہے میں نے عرض کی آقا آپ نے سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں سمجھا کہ شاید آج اللہ نے آپ کی روح مبارک قبض کرلی ہے اس لئے میں رو دیا۔ حضور نے فرمایا یہ سجدہ دراصل سجدۂ شکر تھا جو میں نے اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لئے کیا تھا۔ جب اللہ نے مجھے میری امت کے بارے میں یہ خوشخبری دی کہ جو بھی مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا۔

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیں۔

۱۲۔ حضرت عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔

۱۳۔ حضرت یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ جس شخص نے بھی آپ پر درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی عبادت کا نصف حصہ آپ پر درود شریف کے لئے وقف کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو ایسا کر لے۔

اس نے عرض کیا کہ دو تہائی حصّہ آپ کے لئے مخصوص کر دوں آپ نے ارشاد فرمایا جیسا تو چاہے تو اس نے عرض کیا کہ اب میں ہمہ وقت صرف آپ پر درود ہی پڑھوں گا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تب تو اللہ تمہارے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کو دُور کرنے کیلئے کافی ہے۔

۱۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ:

جب رات کا دو تہائی حصہ گذر جاتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اور ارشاد فرماتے۔ راجفہ (ڈرانے والی) آرہی ہے اور اس کے پیچھے (آنے والی ہے۔ موت اپنا ساز و سامان لے کر آرہی ہے۔ تو حضرت ابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں رات کو نماز پڑھتا ہوں تو کیا اکل عبادت کا) تہائی حصہ آپ پر دُرُود پڑھا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نصف۔ حضرت ابی نے عرض کیا۔ کیا کُلّ وقت آپ پر درود پڑھا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تب تو تمہارے سارے گناہ بخشے گئے۔

۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے اور فرمایا آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین۔ پھر تیسرے زینہ پہ قدم رکھا اور فرمایا آمین۔ پھر آپ منبر پہ بیٹھ گئے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے آمین کیوں فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جبرائیل امین میرے پاس آئے اور کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر دُرُود نہ پڑھے تو میں نے کہا اور اس شخص کی بربادی ہو کہ جس نے اپنے والدین کو پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا تو میں نے اس پہ آمین کہا۔ اور پھر جبرائیل نے کہا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور

اس کے گناہ معاف نہ ہوئے تو میں نے اس پر کہا آمین۔

۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے پاس اس کے والدین بوڑھے ہوں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی وہ شخص اُن کی خوشنودی حاصل نہ کر سکے) اور وہ شخص ذلیل و خوار ہو کہ رمضان کا مہینہ گذر جائے اور اُس کے گناہ نہ بخشے جائیں۔

۱۷۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے۔

۱۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا آمین۔ آمین۔ آمین تو آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ نے کیا عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل امین نے کہا وہ شخص ذلیل و خوار ہو کہ اس پر ماہ رمضان داخل ہوا اور اس نے اپنے گناہ معاف نہ کروائے تو میں نے اس پر آمین کہا۔ پھر اس نے کہا کہ وہ شخص برباد و ذلیل و خوار ہوا کہ جس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک موجود ہو اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے) تو اس پر میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا کہ وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے تو وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو میں نے آمین کہا۔

۱۹۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا منبر حاضر کیا جائے ہم نے پیش کیا۔ آپ نے پہلی سیڑھی پہ قدم رکھا اور فرمایا آمین پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا فرمایا آمین۔ پھر تیسری سیڑھی پہ قدم رکھا فرمایا آمین۔ جب آپ فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہم نے آپ سے (جو سنا وہ پہلے نہیں سنا تھا) تو آپ نے ارشاد فرمایا (بات یہ تھی) جبرائیل امین میرے سامنے آئے اور کہا جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور بخشا نہ گیا تو وہ اللہ کی رحمت سے دُور ہے تو میں نے آمین کہا پھر دوسری سیڑھی پہ میں نے قدم رکھا تو جبرائیل نے کہا وہ شخص اللہ کی رحمت سے بعید ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے میں نے آمین کہا۔ جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل نے کہا کہ جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا وہ اللہ کی رحمت سے دُور ہے تو میں نے اس پہ کہا آمین۔

۲۰۔ حضرت علی بن حسین (زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ہر صبح آتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا۔

تو اس کو حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تُو یہ کیوں کرتا ہے اس نے عرض کیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔ تو اس کو حضرت علی بن حسین نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ کو اپنے باپ سے مروی ایک حدیث نہ بتادوں؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ تو حضرت امام علی بن حسین نے کہا مجھے میرے باپ نے خبر دی میرے دادا (حضرت علی) سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو میلہ گاہ عید اور اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔ مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو تم جہاں بھی ہو تمہارا صلوٰۃ وسلام مجھے پہنچ جائیگا۔

۲۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گشت

کرتے رہتے ہیں وہ مجھے میری امت کا درود و سلام پہنچاتے ہیں۔

۲۲۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے اس میں حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں کڑک یعنی قیامت برپا ہوگی۔ پس مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش ہوگا جبکہ آپ کا جسد مبارک مٹی میں مل کر بوسیدہ ہو جائے گا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"

۲۳۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تاکل الارض جسد من کلمہ روح القدس۔ "جس کے ساتھ جبریل امین نے کلام کیا اس کے جسم کو زمین نہیں کھا سکتی۔"

۲۴۔ حضرت ایوب سختیانی نے کہا مجھے یہ حدیث پہنچی ہے: ان ملکا موکل من صلی علی النبی حتی یبلغہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ "بے شک ایک فرشتہ ایسی ڈیوٹی پر ہے کہ جو شخص بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے وہ اس درود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔"

۲۵۔ حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میری حیات تمہارے لئے بہتر ہے تم مجھ سے کلام کرتے ہو اور میں تم سے اور جب میں انتقال فرما جاؤں گا تو میرا انتقال فرمانا بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔

تعرض علی اعمالکم فان رأیت خیرا حمدت اللہ و ان رایت غیر ذلک استغفرت اللہ لکم۔ (مجھ پر قبر میں تمہارے اعمال پیش ہوں گے اگر میں نے ان کو اچھا دیکھا تو اللہ کی حمد کروں گا اور اگر اس کے علاوہ (یعنی بُرے اعمال) دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ سے بخشش طلب کروں گا)

۲۶۔ حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری حیات تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے اور جب میں چلا جاؤں گا تو تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جائیں گے پس اگر میں نے ان کو اچھا دیکھا تو اللہ کی تعریف و ثنا بیان کروں گا (شکر ادا کروں گا) اور اگر ان کو بُرا دیکھا تو اللہ کریم سے تمہارے لیے بخشش طلب کروں گا۔

۲۷۔ حضرت یزید رقاشی سے روایت ہے:

ایک فرشتہ جمعہ کے دن اسی ڈیوٹی پہ لگا ہوا ہے کہ جو شخص بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود پڑھے وہ اس کا درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے اور یوں عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: ان فلانا من امتك صلی علیك (آپ کی امت میں سے فلاں شخص نے آپ پر درود پڑھا ہے)

۲۸۔ حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔

۲۹۔ حضرت امام حسن ری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو مجھ پر پیش ہوتا ہے۔

۳۰۔ جناب حضرت سہیل سے روایت ہے کہ میں روضۂ انور پہ سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا وہاں قریب ہی ایک گھر میں امام حسن بن حسین شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے جب میں ان کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کی بھوک نہیں ہے تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کھڑے کیوں ہو۔ میں نے عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ سلام عرض کرنے کے لیئے تو آپ نے ارشاد فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو (اسی وقت) سلام عرض کرو۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں پہ لعنت فرمائے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد (سجدہ گاہ) بنا لیا اور مجھ پہ درود پڑھو تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔

۳۱۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے (پاس) میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پہ درود نہ پڑھے۔

۳۲۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پہ درود نہ پڑھے (صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً)

۳۳۔ امام عبداللہ بن علی بن الحسین سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد (امام زین العابدین) سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پہ درود نہ پڑھے۔

۳۴۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بخیل ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پہ درود شریف نہ پڑھے۔

اس روایت کو ایسے ہی دراوردی نے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن علی بن حسین سے انہوں نے حضرت علی سے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۳۵۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۳۶۔ عبداللہ بن علی بن حسین سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عمارہ بن غزیہ سے روایت ہے انہوں نے عبداللہ بن علی بن حسین سے سنا عبداللہ نے اپنے باپ علی سے اور علی زین العابدین نے اپنے باپ حضرت امام حسین سے روایت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (الفاظ سابقہ حدیث کی مثل ہیں)

۳۷۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۳۸۔ امام حسن بصری سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: آدمی کے بخیل ہونے کے لئے یہی امر کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھے۔

۳۹۔ حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں کے بخیل اور کنجوس ہونے کے لئے یہی بہت ہے کہ ان کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھیں۔

حضرت امام حسن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ درود شریف پڑھا کرو۔

۴۱۔ حضرت امام جعفر صادق اپنے باپ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا دروازہ بھول گیا۔

۴۲۔ امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

امام سفیان نے فرمایا کہ عمرو کے ساتھ ایک اور شخص نے بھی یہ روایت امام باقر سے اسی طرح روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا (گویا کہ) وہ جنت کی راہ بھول گیا۔

پھر سفیان نے اس شخص کا نام بھی لیا اور کہا کہ وہ شخص ہے (بسام الصیرفی)

۴۳۔ امام باقر سے ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا

۴۴۔ امام باقر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا البتہ وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

۴۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر درود پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام کو اسی طرح مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ مجھے مبعوث فرمایا ہے۔

۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود بھیجنا تمہارے لئے (پاکیزگی کا

سبب ہے) اور فرمایا۔ اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ طلب کرو۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام و درجہ کا نام ہے سوائے ایک شخص کے وہاں کسی کی پہنچ نہیں ہو سکتی مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔

۴۷۔ حضرت کعب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے پاکیزگی کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقام وسیلہ کی دعا کرو۔
اور جب آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے تو ارشاد فرمایا۔ وہ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ایک درجہ ہے اور کوئی شخص بھی سوائے ایک آدمی کے یہاں تک نہیں پہنچ سکتا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔

۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ سے میرے لیے مقام وسیلہ مانگو جو شخص بھی میرے لئے اللہ سے اس کا سوال کرے گا میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

۴۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک مقام وسیلہ اللہ کے نزدیک ایسا درجہ ہے کہ اس سے بلند درجہ اور کوئی نہیں ہے۔ پس تم اللہ سے سوال کرو کہ وہ اپنی مخلوق میں سے مجھے مقام وسیلہ عنایت فرمائے۔

۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر درود پڑھا یا میرے لئے (اللہ سے) مقام وسیلہ

مانگا تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت متحقق (لازمی) ہو گئی۔

۵۱۔ حضرت عوف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک جنت میں ایک جگہ ایسی جو کہ مجھ سے پہلے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی اور مجھے امید ہے کہ وہ مقام مجھے ہی عطا کیا جائے گا پس اللہ سے مقام وسیلہ کی دعا کرو۔

۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب درود بھیجتے تو یوں کہا کرتے تھے۔ الہٰی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ قبول فرما اور آپ کا اعلیٰ درجہ مزید بلند فرما اور آپ کو آخرت و دنیا میں جو آپ مانگیں عطا فرما جیسے تُو نے حضرت ابراہیم وموسیٰ (علیہما السلام) کو عطا فرمایا۔

۵۳۔ حضرت رویفع انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جس نے کہا، اے ہمارے اللہ! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کو قیامت کے دن اپنے قُرب خاص میں جگہ عطا فرما (مقعد مقرب سے مراد مقام وسیلہ یا مقام محمود ہے) اس کے لیے شفاعت واجب ہو گئی۔

۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو لوگ کسی جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے اور وہاں نہ تو انہوں نے اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن حسرت ہو گی۔ اللہ چاہے تو ان کو معاف فرما دے چاہے تو عذاب دے۔

.جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ ولم یصلوا علی النبی الاکان مجلسہم علیہم ترۃ یوم القیامۃ ان شاء عفا عنہم وان شاء اخذہم۔

۵۵- حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا:
کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہی کیوں نہ ہو جائیں حسرت ہی رہے گی جب اس کا اجر و ثواب دیکھیں گے۔

۵۶- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں تم کو ایک تحفہ نہ دوں۔۔۔؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں آپ پر درود کیسے بھیجا کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۵۷- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (الاحزاب: ۵۶) اتری تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے ہم آپ پر درود کیسے بھیجا کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہم ساتھ یہ کہتے وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ (ہم پر بھی ہو)

۵۸- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم

ہو چکا آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ تو آپ نے فرمایا اس طرح کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ۔ اور ہم اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں۔ وعلینا معھم ۔ (ہم پر بھی رحمت ہو)

۵۹۔ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے سامنے باادب بیٹھ گیا اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر سلام پڑھنا تو ہم جان چکے ہیں اور درود شریف کے بارے میں آپ ارشاد فرمائیں کہ کیسے آپ پر بھیجا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم چاہتے تھے کہ کاش! یہ سوال کرنے والا شخص سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھنا چاہو تو یوں کہا کرو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ۔

۶۰۔ حضرت زید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مستحب سمجھتے تھے کہ درود شریف ان الفاظ کے ساتھ پڑھا جائے ۔

اللھم صل علی محمد النبی الامی

۶۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو اچھے اچھے الفاظ میں پڑھو۔ شاید تم اس بات کو نہیں جانتے کہ تمہارا درود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے ۔ آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ ہمیں سکھا دیجئے کہ ہم کس طرح

درود پڑھیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح پڑھو:

اللھم اجعل صلاتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین وخاتم النبیین، محمد عبدک ورسولک، امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمۃ۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

۶۲۔ یونس مول بن ہاشم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو یا عبداللہ بن عمر سے پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کیسے پڑھا جائے تو آپ نے فرمایا اس طرح:

اللھم اجعل صلواتک وبرکاتک ورحمتک علی سید المرسلین و امام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک، امام الخیر وقائد الخیر۔ اللھم ابعثہ یوم القیامۃ مقاما محمودا۔ یغبط الاولون والاخرون۔ وصل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم وعلی ال ابراھیم۔

۶۳۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم لوگ حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ آپ پر درود بھیجیں، آپ فرمائیں کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک ہمیں تمنا ہوئی کاش آپ سے یہ سوال نہ کیا جاتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور سلام کا طریقہ جیسا کہ تم کو سکھا دیا گیا ہے۔

۶۴۔ حضرت امام ابراہیم نخعی سے روایت ہے:

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے یہ تو ہم جان چکے ہیں آپ پر درود کیسے بھیجا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۶۵۔ امام حسن بصری سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب) نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! سلام کیسے پڑھنا ہے یہ تو ہمیں علم ہو چکا ہے آپ ہمیں حکم فرمائیں کہ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۶۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سلام پڑھنا تو ہم کو معلوم ہو چکا آپ پر درود کیسے پڑھا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ۔

[illegible]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم یہ تو آپ پر سلام پڑھنا ہوا جیسے ہم جان چکے ہیں آپ پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا اس طرح پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِيْمَ۔

[illegible]۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کی انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر درود کس طرح پڑھا جائے تو آپ نے فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

[illegible]۔ حضرت زید بن حارثہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام پڑھنا تو ہم کو معلوم ہے آپ پر درود کس طرح پڑھا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود پڑھو اور کہو:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۷۰۔ حضرت ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم آپ پہ درود کیسے پڑھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو:
اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم۔ وبارك علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ال ابراھیم انك حمید مجید ہ

۷۱۔ عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! ہمیں آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ پر سلام پڑھنے کا تو ہم کو علم ہے ہم درود کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا اس طرح کہو:
اللھم صل علی ال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم۔ اللھم بارك علی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم۔

۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن بشر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ صحابہ نے رسول اللہ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم: یہ تو ہم جان چکے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا اس طرح کہو:
اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ال ابراھیم۔ اللھم بارك علی محمد کما بارکت علی ال ابراھیم۔

۷۳۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن بشر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے عرض کیا ہمیں آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے پس آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہے ہی لیکن ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا ایسے کہو:

اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ال ابراھیم۔ اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی ال ابراھیم۔

۴ ۷ ۔ حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

ما من دعوۃ لا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلھا الا کانت معلقۃ بین السماء والارض۔ (جس دعا کے شروع میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے تو وہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔)

۵ ۷ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص پہ درود نہ پڑھو۔ ہاں البتہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار اور دعا کی جائے۔

۶ ۷ ۔ حضرت جعفر بن برقان روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک فرمان جاری فرمایا کہ آج کل کچھ لوگوں نے آخرت کے کاموں سے دنیا حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے اور قصہ گو لوگوں نے یہ بدعت نکالی ہے کہ بادشاہوں اور امراء کے لئے درود پڑھتے ہیں جو کہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے جس وقت میرا یہ حکم تمہارے پاس پہنچے ان کو حکم دے دو کہ صلوٰۃ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے ہونی چاہیئے باقی عام مسلمانوں کے لئے دعا اور اس کے سوا جو کوئی بھی ہے اس کے لئے دعا کرو۔

۷ ۷ ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ پر اور میرے خاوند پر رحمت بھیجیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
صلی اللہ علیك وعلی زوجك (اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحمت فرمائے)

۷۸۔ امام محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ وہ نماز جنازہ میں چھوٹے بچے کے لئے وہی دعا و استغفار پڑھتے تھے جو کہ بڑے کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ جب ان سے کہا گیا کہ اگرچہ اس بچے کے گناہ نہ ہوں؟ یعنی کیا پھر بھی اسی طرح دعا پڑھی جائیگی تو آپ نے فرمایا:
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم آپ پر درود پڑھا کریں

۷۹۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے آپ فرماتے تھے:
آدمی کے لیئے یہ مستحب ہے کہ تلبیہ (احرام کے موقع پر) سے جب فارغ ہو تو پھر مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

۸۰۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ:
جب تمہارا گذر مساجد سے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

۸۱۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب تم (حج وعمرہ) کے لئے آؤ تو بیت اللہ کے سات چکر (طواف) لگاؤ۔ اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کرو پھر تم صفا (پہاڑی) پر آکر ایسی جگہ کھڑے ہو جاؤ جہاں سے تم کو بیت اللہ نظر آرہا ہو پھر سات عدد تکبیریں کہو اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد وثناء بیان کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو اور اپنے لئے دعا مانگو اور مروہ پر بھی اسی طرح عمل کرو۔

۸۲۔ حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب تو مسجد میں داخل ہو تو اس طرح کہو:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد واغفرلنا وسھل لنا ابواب الرحمۃ۔

اور جب تو نماز سے فارغ ہو کر واپس جانے کے لئے مسجد سے باہر نکلنے لگے تو اسی طرح پڑھ ماسوا ان الفاظ کے اللھم سھل لنا ابواب فضلک۔

۸۳۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میری لخت جگر جب تو مسجد میں ہو تو یہ دعا پڑھا کرو۔

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد۔ اللھم اغفرلنا وارحمنا وافتح لنا ابواب رحمتک۔

۸۴۔ ایک اور سند سے بھی یہی الفاظ آپ سے مروی ہیں۔ (مثل حدیث سابق)

۸۵۔ سعید بن ذی حدان نے کہا کہ میں نے علقمہ سے پوچھا جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ کہا کرو۔

صلی اللہ وملئکتہ علی محمد۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اللہ اور اس کے فرشتے حضور پر درود بھیجیں۔ اے نبی مکرم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں)

۸۶۔ یزید بن ذی حدان نے کہا میں نے علقمہ کو کہا اے ابوشبل! میں جب مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں تو علقمہ نے کہا یہ کہا کرو:

صلی اللہ وملئکتہ علی محمد۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ۔

۸۷۔ نافع سے روایت ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صفا پر تین تکبیریں کہنے کے بعد کہا کرتے تھے۔

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔ پھر نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے پھر کافی دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے رہتے۔ پھر مردہ پر بھی ایسے ہی کرتے۔

۸۸۔ حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت ولید بن عتبہ عید سے ایک دن پہلے حضرت عبداللّٰہ بن مسعود حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللّٰہ عنہم کے پاس آیا اور کہا، عید قریب آگئی ہے اس میں تکبیریں کیسے کہنی چاہئیں تو حضرت عبداللّٰہ بن مسعود نے فرمایا:

جب تو نماز شروع کرے تو تکبیر افتتاح کہہ اور اپنے رب کی حمد کر اور نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیج پھر دعا کر اور تکبیر کہہ کر ایسے ہی کر پھر تکبیر کہہ اور اسی طرح (حمد و ثنا درود و دعا) کر پھر تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر قرأت کر اور تکبیر کہہ کر رکوع کر پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑا ہو اور اللّٰہ کی حمد بیان کر کے نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود پڑھ اور دعا کر پھر تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر رکوع کر۔

تو حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن (ابن مسعود) رضی اللّٰہ عنہ نے سچ فرمایا ہے۔

۸۹۔ ہشام سے اسی طرح روایت ہے: کہ پھر تکبیر کہہ اور رکوع کر۔

تو حضرت حذیفہ و ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن نے ٹھیک فرمایا ہے۔

نوٹ: دوسری رکعت میں پہلی روایت میں دو زائد تکبیروں کا بیان تھا جبکہ اس میں ایک اور بعض تین تکبیرات زوائد کا ذکر ہے، جیسا کہ احناف کا مذہب ہے (مترجم)

۹۰۔ عبداللہ بن ابوبکر نے کہا کہ ہم خیف اسقام منیٰ ہی، میں تھے اور ہمارے ساتھ عبداللہ بن ابوعتبہ تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی:

۹۱۔ امام شعبی نے فرمایا:

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ جل مجدہٗ کی ثنا، اور دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دُعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا چاہیئے۔

۹۲۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نماز جنازہ میں تکبیر کہتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے:

اللّٰھم بارك فيه وصل عليه واغفرله واورده حوض نبيك صلى الله عليه وسلم۔

۹۳۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم نماز جنازہ کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میں تجھ کو بتاتا ہوں۔ کیونکہ میں دوسروں سے اس کو زیادہ جانتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور اس تیسری تکبیر کے بعد یہ کہتا ہوں:

یااللہ! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری توحید اور تیرے پیارے رسول کی رسالت کی گواہی دیتا تھا اور تُو اس کے حالات سے خوب واقف ہے۔ اے اللہ! اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ خطا کار ہے تو اس کی خطائیں معاف فرما۔ اے اللہ! ہم کو اس غم کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں مبتلا نہ فرما۔

۹۴۔ حضرت ابوالعالیہ نے آیت کریمہ ان الله وملئكته يصلون على النبي کی تفسیر

ہیں کہا اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء و تعریف بیان کرتا ہے اور فرشتوں کا درود یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعا مانگتے ہیں

۹۵۔ حضرت سعید بن المسیب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نماز جنازہ میں طریقہ یہ ہے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر ان سے فارغ ہو کر میت کے لئے خلوص سے دعا مانگے اور صرف ایک ایک مرتبہ ہی پڑھے اور پھر آہستہ سے سلام پھیرے۔

۹۶۔ امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ ...... مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں
اللہ کی صلوٰۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کاملہ کا نزولِ متواتر اور فرشتوں کا آپ پر صلوٰۃ بلندی درجات و قرب کے لئے دعا کرنا ہے۔

۹۷۔ امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ: ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ کی تفسیر میں فرمایا۔ اللہ کی مومنوں پر صلوٰۃ ان کی مغفرت و بخشش ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ ان کے لئے (دارین کی عزت کے لئے) دعا ہے۔

۹۸۔ حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ:
یقف علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویصلی علی النبی وابی بکر وعمر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کے قریب کھڑے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر درود و سلام بھیج رہے ہیں)

۹۹۔ حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں:
میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا جب وہ سفر سے لوٹتے تو مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور کہتے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علی ابی بکر

وعلی ابی (اے اللہ کے رسول تم پر سلام ہو اور ابوبکر اور میرے باپ پر
سلام ہو)

۱۰۰۔ حضرت نافع سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں:
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے آتے تھے تو مسجد میں داخل
ہوتے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور پر حاضر ہو کر عرض کرتے:
السلام علیك یارسول اللہ، السلام علیك یا ابا بکر السلام علیك
یا ابتاہ۔ (اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔ اے ابوبکر آپ پر سلام ہو۔
اے میرے (باپ عمر) آپ پر سلام ہو (رضی اللہ عنہما)

۱۰۱۔ حضرت نافع سے روایت ہے:
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو مسجد نبوی
میں دو رکعت نماز ادا کرتے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں
حاضر ہوتے:
ثم یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ الیمین علی قبر النبی
ویستدبر القبلۃ ثم یسلم علی النبی ثم علی ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما۔
(بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر اپنا دایاں ہاتھ
رکھتے اور قبلہ شریف کی طرف پشت کرتے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتے
پھر سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو سلام کہتے)

۱۰۲۔ جناب منبہ بن وہب سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت کعب حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا مبارک ذکر شروع ہوا تو کعب نے کہا:
ہر طلوع فجر کے وقت ستر ہزار فرشتے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قبر انور کا

طواف کر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کو قبر انور پر ملتے (تبرکاً مس کرتے) ہیں۔ اور درود وسلام عرض کرتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو واپس چلے جاتے ہیں اور ان کی جگہ دیگر ستر ہزار فرشتے آجاتے ہیں اور قبر انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر قبر منور کے ساتھ تبرکاً مس کرتے اور ملتے ہیں۔ اسی طرح ستر ہزار رات کو اور ستر ہزار دن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت تک درود وسلام پڑھتے رہیں گے جب تک کہ (قیامت کے دن) آپ کی تربت اطہر شق نہیں ہوتی حتیٰ کہ آپ ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے۔

۱۰۳۔ حضرت مجاہد آیت کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
میرے ذکر کے ساتھ اے محبوب تیرا ذکر بھی ہوگا۔ جیسا کہ کلمہ شریف میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ۔

۱۰۴۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اسی آیت کریمہ (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شروع عبودیت سے کرو اور رسالت کا ذکر دوسرے نمبر پر کرو۔
معمر نے کہا:
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، وان محمدا عبدہٗ۔ پس یہ عبودیت ہے ورسولہ یہ رسالت ہے۔ یعنی اس طرح کہنا چاہیئے عبدہٗ ورسولہ (پہلے عبد کا لفظ اور بعد میں رسولہ کا لفظ ہونا چاہیئے۔)

۱۰۵۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز میں دعا مانگ رہا تھا۔ نہ تو اس نے اللہ کی حمد و بزرگی بیان کی اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کی ہے

پھر اُس کو آپ نے بلایا اور فرمایا :
تم میں سے جب بھی کوئی نماز پڑھے تو وہ اللہ کی حمد و ثناء سے شروع کرے
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر جو چاہو دعا مانگو۔

۱۰۶۔ عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ :
ابوحلیمہ معاذ بن الحارث الانصاری القاری قنوت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرتے تھے۔

تمت بالخیر

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علی خیر الخلق رحمۃ للعالمین